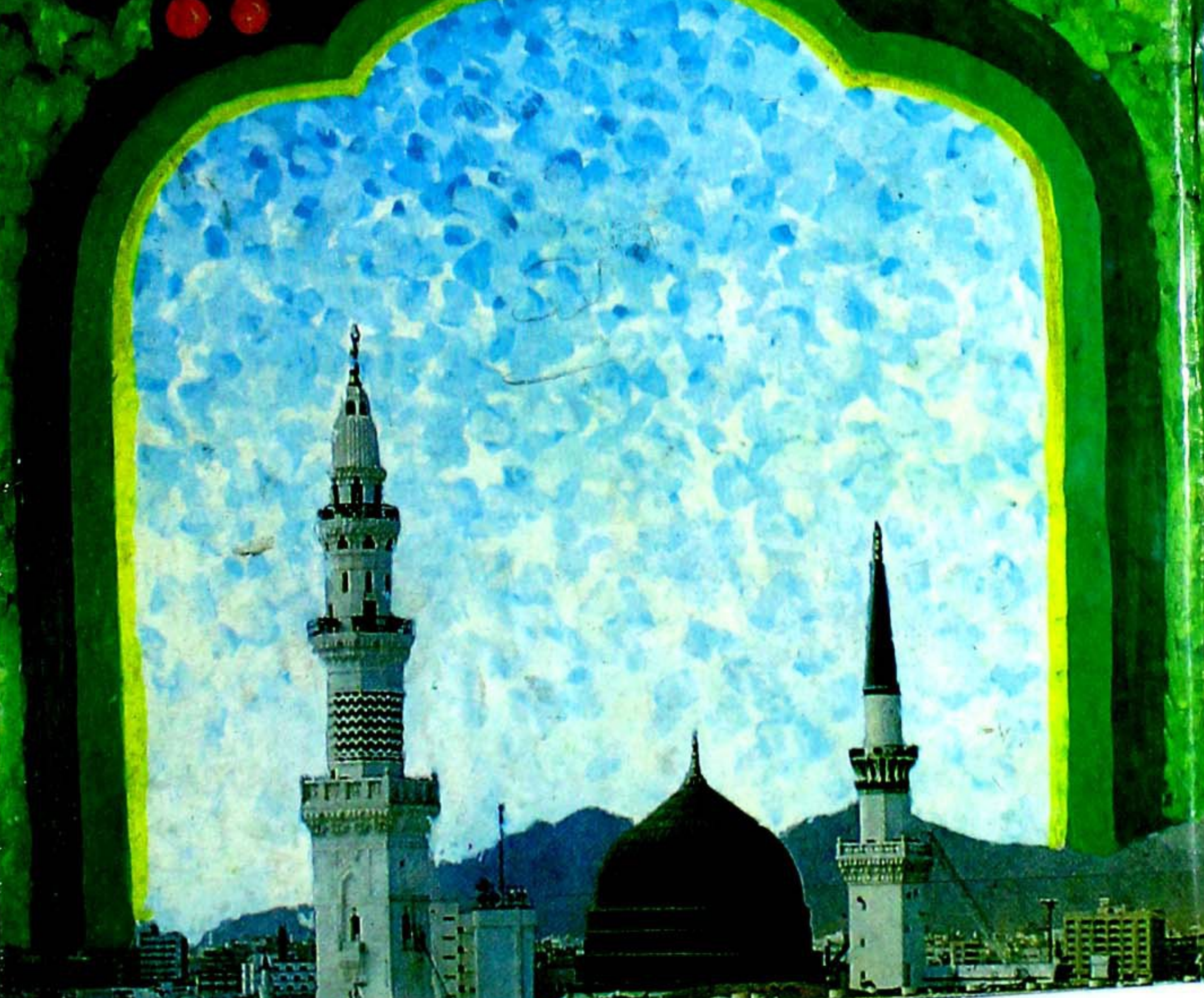


حیدرآباد میں عیسا



3759

سید محمد عیسیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حَیْرَتِ عَلِیِّنَا

غیبیہ

نعتیہ کلام

3759



شہزاد مجاہد



قرطاس پبلشرز

۴۹ - ریوے روڈ، لاہور

قطعہ تاریخ طباعت

بہ تصنیف موسومہ "حریص علینا" "نعتیہ
شعری مجموعہ"

مصنف مولانا محمد شہزاد صاحب مجددی نقشبندی
رشحات کلک: ابوالظاہر فدا حسین فدا مدیر مہر ماہ
لاہور

"حریص علینا" ہے اک شرح فرقاں
کہ شہزاد خوش گو کا حسن یقین ہے
مرقع ہے یہ مدح ختم رسل کا
جو صاحب لو لاک و صادق امیں ہے
تجلائے فطرت ہے اسرار حکمت
کہ اس کا ہر اک حرف درمیں ہے
ہے گنجینہ خلق و معیار سیرت!
یہ نور اتم، مہر شرع میں ہے
یہ تزئین کون و مکاں کا نوشتہ
کہ تفسیر معراج گردوں نشیں ہے
بجا جلوہ ماہ کنعاں ہے لیکن
جمال محمد کا ثانی نہیں ہے
سن طبع اس کا فدا تورقم کر
کہ "خیر الامم، سید المرسلین" ہے

۱۳۵۱۷

~~86999~~

86999 جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب _____ حریص علینا
نعت نگار _____ شہزاد مجددی
طبع اول _____ ربیع الاول ۱۳۱۷ھ اگست ۱۹۹۶ء
صفحات _____ ۸۸
ناشر _____ قرطاس پبلشرز
کتابت _____ سید خالد ممتاز
بدیہ _____ ۷۰ روپے
مطبع _____ مکتبہ جدید پریس لاہور
سرورق _____ جمیل احمد

تقسیم کنندگان

کرم پبلی کیشنز سرور مارکیٹ سرگھر روڈ، اردو بازار،
لاہور۔

مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ، لاہور۔

السیف الصارم پبلشرز بیدیاں روڈ، لاہور کینٹ

مکتبہ قادریہ گنج بخش روڈ، لاہور۔

دفتر سنی لٹریچر سوسائٹی، ۴۹- ریوے روڈ، لاہور۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَقَدْ جَاءَكُمْ

رَسُولٌ

مِّنَ النَّبِيِّينَ عِزُّوهُ عَلَيْهِمْ شَافِهَةٌ
عِزُّ مَوْلَانِهِمْ عَلَيْهِمْ بِالْمُؤْمِنِينَ

رُفُوفٌ حَرِيمٌ



ترتیب

صفحہ نمبر:	تفصیل	نمبر شمار
۲	آیت	۱
۵	انتساب	۲
۶	چوں بہ نام مصطفیٰ خواہم درود	۳
۷	حرلیص، علینا اور شہزاد مجددی (از رفیع الدین ذکی قریشی)	۴
۱۰	شہزاد مجددی اور انکی نعتیہ شاعری (از حسرت حسین حسرت)	۵
۱۲	حمد باری تعالیٰ	۶
۱۳	حمد باری تعالیٰ	۷
۱۵	حمد باری تعالیٰ	۸
	"نعت شریف"	
۱۷	سہرا پانصائل حرلیص، علینا -	۹
۱۸	ان کی مدح و ثنا کرے گا کون -	۱۰
۱۹	کوئی ایسا کمال ہو جائے -	۱۱
۲۰	جمال حسیم دنیٰ دیکھ آئے	۱۲
۲۱	یوں ہے ہمارے قلب کا طیب سے رابطہ	۱۳
۲۲	قربت کا شرف دے کر تصدیق و فاکردو	۱۴
۲۳	لے شاہِ زمیں تیرا ہر رنگ یگانہ ہے -	۱۵
۲۴	سہرور دیں رحمت کونین کی باتیں کریں -	۱۶
۲۵	در سے آقا کے خیالات لے کر اٹھا -	۱۷
۲۶	ایک پل میں زمانہ دکھائی دے -	۱۸
۲۷	سکون جاں ہے خیال تیرا -	۱۹
۲۸	تسکین دل، خستہ دلال رحمت عالم -	۲۰
۲۹	فرشِ تا عرش ہے جو حسن و جمال اچھا ہے -	۲۱
۳۰	محمد کا در ہے دعا مانگ لوں میں -	۲۲
۳۱	قافلہ زائرین کا راہ میں ہے -	۲۳
۳۲	جن و انسان و ملائک کا وظیفہ نعت ہے -	۲۴
۳۳	حدِ محسوسات سے آگے لطافت آپ کی -	۲۵
۳۵	شانِ محبوبِ خدا ہے منفرد	۲۶
۳۶	خالق الوار کی تخلیق پتلا نور کا -	۲۷
۳۷	جب ارادہ ثنا کا کرتا ہوں	۲۸

۳۸

۴۰

۴۱

۴۲

۴۳

۴۵

۴۷

۴۸

۵۰

۵۱

۵۲

۵۳

۵۵

۵۶

۵۷

۵۸

۵۹

۶۰

۶۱

۶۲

۶۳

۶۴

۶۵

۶۶

۶۷

۶۸

۶۹

۷۰

۷۱

۷۲

۷۳

۲۹

۳۰

۳۱

۳۲

۳۳

۳۴

۳۵

۳۶

۳۷

۳۸

۳۹

۴۰

۴۱

۴۲

۴۳

۴۴

۴۵

۴۶

۴۷

۴۸

۴۹

۵۰

۵۱

۵۲

۵۳

۵۴

۵۵

۵۶

۵۷

۵۸

۵۹

کون جانے یہ کیسی نعمت ہے۔

رواں ہوں سونے زوال آقا۔

شان پروردگار کے صدقے۔

مصطفیٰ کا دیار دیکھیں گے۔

دنیا جو چاہے اس کو خدائی نصیب ہو

شہر طیبہ میں نظر آئے درود یوار مست

ب بسم اللہ، میم محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سر کی آنکھوں سے شان خدا دیکھتے۔

میں، مری سوچیں، جوانی اور نعمت

جب سے دل ان کا مستقر ٹھہرا

ہے ایک مدت سے یہ تمنا

رشکِ خوبی مری خطا ہو جائے۔

دن ہو یا رات ہو ہی جاتی ہے۔

میرے فکر و شعور کی دنیا

احاطہ ہو نہیں سکتا کمالات محمد کا۔

جس کی لغت سے لفظ مدینہ نکل گیا۔

بلبل باغِ خلد ہے لغتِ سرِ اے مصطفیٰ۔

کتنی عظمتِ سرورِ عالم ہے تیری ذات۔

خوشبو جمالِ نور نشانی حضور کی۔

جلوہ فرما ہوں خیر البشرِ خواب میں۔

دل سے آلودگی کو صاف کریں۔

در سے نبی کے دولتِ گفتارِ میل گئی۔

بیٹھے بیٹھے جو ان کی یاد آئی۔

لے کے رحمتِ شہ ابرار چلے آتے ہیں۔

طور کے طالبوں کو طور ملے۔

ترے در کی گدائی میل گئی ہے۔

جوق در جوق آئے نظر قافلے۔

مہر و مہ میں تری نظر سے نور۔

بہاروں کی جاں ہے بہارِ مدینہ۔

مدینے کے شام و سحر اللہ اللہ

ان کے بارے سوچنا اچھا ہے بس

۷۴

۷۵

۷۶

۷۷

۷۹

۸۰

۸۱

۸۲

کیا لکھے کوئی بشر شان رسول ۔
 جس میں ان کی رضا نہیں ہوتی ۔
 کرم ان کا جو ہوتا جا رہا ہے ۔
 کیونکہ ہم ہوں وقف برائے درود پاک ۔
 شان شمس الضحیٰ لکھی جائے ۔
 جنگ و جدل میں امن کا پرچم ہے تیری ذات ۔
 سونے طیبہ چل پڑا ، اچھٹا ہوا ۔
 صلوة و سلام بحضور خیر الانام

۶۰

۶۱

۶۲

۶۳

۶۴

۶۵

۶۶

۶۷

انتساب

ہر اُس رُوح کے نام :
نبیؐ کے ساتھ ہی
صَلِّ عَلَیْہِؐ کہا
جس نے۔



صَلِّ عَلَى آبِ الْغُرَابِ
صَلِّ عَلَى آبِ الْغُرَابِ
صَلِّ عَلَى آبِ الْغُرَابِ

پون بی نام مصطفیٰ قوام درود
از تجلیات اسمی
بسمی
درود
درود
اقبال

”جب میں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اسم گرامی

پر درود پڑھتا ہوں تو میرا وجود ندامت

کے باعث پانی پانی ہو جاتا ہے۔“

”مَرِیصٌ عَلَيْنَا“

اورد

شہزاد مجدّی

از
رفیع الدین ذکی قریشی

موجودہ دور کو اگر نعت کا دور کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ اس لئے کہ اس دور میں بہت سے ایسے نعت نگار پیدا ہوئے ہیں۔ جنہوں نے دل میں اتر جانے والی بلکہ دل کی دنیا کو بدل دینے والی نعتیں تخلیق کی ہیں، ان نعت کہنے والوں میں محل شہزاد مجدّی صاحب کا نام بھی آتا ہے۔ ان کا پہلا نعتیہ مجموعہ ”حریصٌ علینا“ کے نام سے منظر عام پر آیا ہے میرے نزدیک یہ ایک دل پذیر نعتوں کا مرقع ہے۔ جس طرح ہر نعت گو کا اپنا اسلوب تحریر و ترتیم ہوتا ہے۔ اسی طرح شہزاد مجدّی بھی ایک منفرد لہجے کے نعت گو ہیں۔ انہوں نے ایک نعت میں اپنے خیالات کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا ہے :

نعت گوئی اگر شعرا نہ ہو
میرا جینا محال ہو جاتے

شہزاد مجدّی کی شکل و شبہا بہت سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے قول و فعل میں تضاد نہیں اور انہوں نے سیرتِ اطہر کو اپناتے ہوئے اپنے عمل اور لباس کو سنت کے سانچے میں ڈھالا ہوا ہے جس کی وضاحت وہ

خود زیر نظر کتاب نعت میں درج ایک شعر میں کرتے ہیں۔ فیصلہ
قاری خود کریں کہ وہ اپنا مقصد بیان کرنے میں کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں۔
شعر ملاحظہ فرمائیں :-

دیکھے جو مجھے کوئی یاد آنے تری سیرت
خیرات مجھے اپنی سیرت کی عطا کر دو

کہتے ہیں کہ نعت نگاری تلوار کی دھار پر چلنے کے مترادف ہے۔ لیکن شہزاد
نے اسے درج ذیل شعر کہہ کر کتنا آسان کر دیا ہے :-

جب بھی بیٹھا تفکر کا کا سہیلے
ان کے در سے نئی نعت لے کر اٹھا

شہر مدینہ کی رفعت و عظمت ہر مسلمان کے دل میں ہے۔ آئیے دیکھتے
ہیں شہزاد اسے کس طرح محسوس کرتے ہیں :-

شہر طیبہ کی فضاؤں میں جو ہو جائے بس
وہ مہینہ وہی ہفتہ وہی سال اچھا ہے

مولانا روم، مولانا جامی، شیخ سعدی، مولانا حالی اور علامہ اقبال نے
جلیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت کچھ مانگا اور پایا۔ دیکھنا یہ ہے کہ شہزاد مجددی
اپنے آقا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور کیسے مانگ رہے ہیں :-

مانگنا سرکار سے سرکار کو
سب دعاؤں سے دعا ہے منفرد

آپ سے آپ کو شہزاد نے مانگا آقا!
سائل اچھا نہیں سائل کا سوال اچھا ہے

ہر شاعر نعت کہہ کر سرورِ انبیا اور محبوبِ کردگار صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت میں اضافہ نہیں کر سکتا بلکہ اس سے وہ اپنی عاقبت کو سنوارتا ہے۔ اس ضمن میں شہزاد کچھ یوں اظہار کرتے ہیں :-

نعتِ سرور کی روشنی کے سوا
اور کیا دفترِ سیاہ میں ہے

یوں تو شافعِ محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت قرآن کی رو سے ثابت ہے اور اس کے بغیر کسی بھی نیکو کار کی بن نہیں آئے گی۔ اس مضمون کو شہزاد مجددی نے کتنے دلکش اور روح پرور انداز میں ایک نعت کے مقطع میں سمویا ہے :-

دامنِ شفیعِ حشر کا شہزاد صحتِ مملو
حُسنِ عمل کے زور پر ممکن نہیں نجات

مختصراً "تحریضِ علینا" ایک دیدہ زیب با معنی اور پر مغز مجموعہ نعت ہے جو جواں سال نعت گستر شہزاد مجددی کی اولین اور کامیاب کاوش ہے۔

میں دل کی گہرائیوں سے شہزاد مجددی کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے بارگاہِ ایزدی میں دعا گو ہوں کہ وہ اسی زور شور اور انہماک کے ساتھ شہزاد مجددی کو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کرنے کی توفیق ارزانی فرماتا رہے۔ آمین

خاکِ مدینہ

رفیع الدین ذکی قریشی

26 گل زیب کالونی، سمن آباد، لاہور۔

مورخہ: 14 اگست 1996ء

مبارک میری جانب سے ہو شہزاد و فاپیکر

کتاب نعتِ محبوبِ خدا تصنیف کرنے پر

خدا سے پاک و برتر سے فکی ہے یہ دعا میری

پڑھی جائیں سنی جائیں یہ نعتیں شوق سے گھر گھر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از ہسرت حسین ہسرت

شہزاد مجدی اور ان کی نعتیہ شاعری:

شہزاد مجدی ایک نغز نعت گو شاعر ہونے کے علاوہ نہایت شریف النفس انسان ہیں۔ تقریباً سات آٹھ سال قبل ان سے میری پہلی ملاقات محفل تذکارِ مصطفیٰ (اردو بازار، قرآن منزل) کے ماہانہ مشاعرے میں ہوئی۔ اور اس کے بعد ہر ماہ اکثر و بیشتر مشاعروں میں ان کا نعتیہ کلام سننے کا شرف حاصل کرتا ہوں۔ یہ ایک نوجوان شاعر ہیں، اگرچہ ان کا شعری سفر کم ہے لیکن کلام میں حد درجہ پختگی ہے جس سے مستقبل میں ان کے عظیم شاعر ہونے کی صدا آتی ہے۔

شہزاد مجدی حمد بھی کہتے ہیں، نعت اور حمد کی حد فاصل کو اپنی شاعری میں ہر جگہ برقرار رکھا ہے۔ ان کی شاعری میں ردیف اور قافیے کی ندرت ان کی خاص پہچان ہے۔ روایت اور جدت کا امتزاج جگہ جگہ موجود ہے۔

انہوں نے دین کی خدمت کو اپنا شعار بنا رکھا ہے، نورانی اور خوبصورت چہرہ ان کے پاکیزہ اور خوبصورت دل کی عکاسی کرتا ہے، شریعت کے سختی سے پابند ہیں اور انہی اوصاف کی بدولت ان کے اشعار بھی پاکیزہ ہیں۔ یہ نغز بھی اچھی کہہ سکتے ہیں جیسا کہ ان کے نعتیہ اشعار سے اندازہ ہوتا ہے۔ لیکن انہوں نے نعت ہی کو اپنی شاعری کا مرکز بنا رکھا ہے۔ عام مشاعروں میں بھی شریک ہوتے ہیں تو نعت ہی پیش کرتے ہیں اور خود کو بحیثیت ایک ممتاز نعت گو شاعر کے ادبی محفلوں میں متعارف کرا چکے ہیں۔ دینی کتب کا انہیں گہرا مطالعہ ہے۔ سخی گفتگو کے دوران بھی قرآن و حدیث کا حوالہ پیش کرتے ہیں۔ فارسی اور عربی زبان پر بھی انہیں عبور حاصل ہے اور ان زبانوں کے مشہور شعراء کے سینکڑوں اشعار انہیں از بر ہیں۔ گزشتہ سال (۱۹۹۵ء) میں مجھے

ایک نعت خوانی کی محفل میں شرکت کا شرف حاصل ہوا، جس کی نظامت کے

فرائض شہزادِ مجددی صاحب انجام دے رہے تھے، اس وقت مجھے معلوم ہوا کہ یہ ایک بلند پایہ خطیب بھی ہیں، محفل میں جس شاعر یا نعت خواں کو دعوتِ کلام دیتے تو ان کے افتتاحیہ جملے سننے کے قابل ہوتے۔ میں ذاتی طور پر بہت متاثر ہوا۔ مشاعروں میں یہ اپنا کلام نہایت پسندیدہ مقرر تم آواز میں بھی پیش کر سکتے ہیں۔ لیکن تحت اللفظ ہی پڑھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ ہاں البتہ اگر کوئی فرمائش کر دے تو اپنا کلام نہایت خوبصورت شاعرانہ ترنم میں پیش کر دیتے ہیں۔ عادات و اطوار میں کبھی شائستگی کا دامن نہیں چھوڑا۔ سخی گفتگو کے دوران بھی کبھی میں نے انہیں قہقہہ لگاتے نہیں دیکھا، بلند آواز سے کبھی نہیں بولے اور نہ کبھی خفگی یا بیزاری کا اظہار کیا۔ بہت کم گو ہیں۔ فطرت پسندی ان کی زندگی کا خاصہ ہے۔ ان کی وضع قطع سادہ اور شگفتہ ہے ویسی ہی انکی نعتیہ شاعری میں سادگی اور شگفتگی ہے۔ جس کا اندازہ قارئین کو خود ہو جائے گا۔ اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی زندگی کا نصب العین ہے۔ کلامِ اقبال کے دلدادہ ہیں اس دور کے عظیم نعت گو شاعر جناب حفیظ تائب سے متاثر ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہر نعت گو شاعر کی قدر کرتے ہیں۔ یہ ان کا پہلا نعتیہ مجموعہ ہے جو انشاء اللہ شرفِ قبولیت حاصل کرے گا۔ اور صنفِ نعت گوئی میں اس کی حیثیت ایک سنگِ میل ثابت ہوگی۔

اس نوجوان شاعر سے بہت سی امیدیں وابستہ ہیں۔

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

میں نے یہ سطور لکھتے وقت نہ تو اشعار کا انتخاب کیا اور نہ ہی کوئی شعر حوالے کے طور پر پیش کیا، اس لئے کہ اس حالت میں مضمون طویل ہو جاتا۔

حسرت حسین حسرت

۱۔ نا بھہ روڈ، لاہور۔

۲۶ اگست ۱۹۹۶ء

۱۲
حَمْدِ بَارِي تَعَالَى الْجَلِيلِ

میٹھی نرسند سلاتا ہے ہر روز حُنْدَا
خود ہی مجھے جگاتا ہے ہر روز حُنْدَا

اپنے سارے بھولے بھٹکے بندوں کو
اپنی سمت بلاتا ہے ہر روز حُنْدَا

میں اُس کے محبوب کی نعتیں لکھتا ہوں
یہ تحریک دلاتا ہے ہر روز حُنْدَا

میری سوچ کی دُنیا روشن رہتی ہے
پنا خیاں سمجھاتا ہے ہر روز حُنْدَا

دن اور رات کی آمد کے آئینے میں
اپنی شان دکھاتا ہے ہر روز حُنْدَا

ہم اس سے ہر روز بغاوت کرتے ہیں
پھر بھی ہمیں کھلاتا ہے ہر روز حُنْدَا

اُس کی ہے تعریف کہ ہم سے بندوں کو
اپنے گھر بلواتا ہے ہر روز حُنْدَا

کتنے نابینا لوگوں کو دُنیا میں
سیدھی راہ دکھاتا ہے ہر روز حُنْدَا

جو اُس کے عرفان کی خواہش رکھتے ہیں
ان سے پیار بڑھاتا ہے ہر روز حُنْدَا

حمد و نعت کے زیور سے یوں لگتا ہے
مجھ کو خوب سجاتا ہے ہر روز حُندا

دل کے آنجن میں شہزاد محبت کی
اک قندیل جلاتا ہے ہر روز حُندا

شہزاد مجدّی

قِطْعَہ

ظلمتوں کی طرف سے نور کی سمیت
فکر کے رُخ کو کس نے مڑو دیا
نعت کے گلشنوں کی سیر کی بعد
میں نے دشتِ غزل کو چھوڑ دیا

شہزاد مجدّی

۱۳
حَدِ بَارِي تَعَالَى جَلَّالُهُ

پتھر میں تیرے فضل نے پودے اگا دیئے
تیرے کرم کی موج نے مڑے چلا دیئے

کیا کیا نوازشات ہیں تیری جہان پر
بندوں پہ نعمتوں کے خزانے لٹا دیئے

پھولوں، پھلوں سے بخش دی زینت زمین کو

مہر و مہ و نجوم فلک پر سجا دیئے

پیدا ہمیں حضور کی اُمت میں کر دیا

سوئے ہوئے نصیب ہمارے جگا دیئے

طبع بشر کا ان سے تعلق ہے اس لئے

موسم یہ سرد گرم خدا نے بنا دیئے

دعوت ہے غور و فکر کی تحلیق روز و شب

قدرت کے راز ارض و سما میں چھپا دیئے

اہل نظر کو بخش کر اپنی رضا کا شوق

ان کو حصولِ مقرب کے نسخے بتا دیئے

فتح و ظفر ہے تیرے سپاہی کے سر کا تاج

باطل کے تیری فوج نے چھکے چھڑا دیئے

بخشا ہے تو نے نعت کا شہزاد کو ہنر

تو نے ہی اس کو حکم مضمونوں سبھا دیئے

۱۵
حمدِ باری تعالیٰ جلالہ

دل کو لذت آشنا کرتا ہے تو
عاصیوں کو باصفا کرتا ہے تو

تیری رحمت کی کوئی حد ہی نہیں
نعمتیں سب کو عطا کرتا ہے تو

دوستوں سے ہوگا تیرا کیا سلوک
دشمنوں کا جب بھلا کرتا ہے تو

نفسِ امارہ کو کردے مطمئن
باوِصرصر کو صبا کرتا ہے تو

ایک بچے کے لیے ماں باپ کو
پرورش کا واسطہ کرتا ہے تو

اس جہاں میں بھیج کر اپنے رسول
حق و باطل کو جدا کرتا ہے تو

اللہ اللہ تیری شفقت کا کمال
بے وفاؤں سے وفا کرتا ہے تو

تو فقیریوں کو بنا دیتا ہے شاہ
بادشاہوں کو گدا کرتا ہے تو

اے سرے مشکل کشا میرے کریم!
دور مجھ سے ہر بلا کرتا ہے تو

مرکز اُمید تیری ذات سے
عرض سائل کی سنا کرتا ہے تو

جب کجی شہزاد پائے نفس میں
اس کو سیدھا سے خدا کرتا ہے تو

شہزاد مجددی

قطعہ

وقف فساد جاوہ لطف و کرم پہ چل
خواہش کو چھوڑ سیرتِ شاہِ اُمم پہ چل
بیکلیں گی آپ منزلیں تیری تلاش میں
رہو! ذرا حضور کے نقش قدم پہ چل

شہزاد مجددی

نعت شریف

سراپا فضائلِ حریصِ علینا
کریم الخصالِ حریصِ علینا

رؤف، رحیم، صبح، قسیم
جمیل الثمائلِ حریصِ علینا

بشیر، نذیر، جیب، طبیب
محلّ المسائلِ حریصِ علینا

معلم، مُبتَغ، مدبر، مُنظّم
امیر القبائلِ حریصِ علینا

وہ کنز الحقائق وہ خزائن الحقائق
قوی الدلائلِ حریصِ علینا

نہیں ان کا ثانی دو عالم میں کوئی
زمانہ ہے قائلِ حریصِ علینا

میں گیت ان کے شہزاد کیونکر نہ گاؤں
وہ داتا میں سائلِ حریصِ علینا

شہزاد مجتہدی

نعت شریف

ان کی مدح و ثنا کرے گا کون
نعت کا حق ادا کرے گا کون

جیسے کرتے ہیں التفات حضور
ایسے لطف و عطا کرے گا کون

اقتدائے شہ ہدیٰ کے بغیر
جستجوئے خدا کرے گا کون

یوں ازل تا ابد خشیت سے
ہاتھ اٹھا کر دُعا کرے گا کون

ان سا عادل ہوا نہ ہے کوئی
ان سا اب فیصلہ کرے گا کون

سسرکشوں کو کرے گا کون اسیر
آندھیوں کو صبا کرے گا کون

کون بدلے گا دل کی دُنیا کو
خار کو گل ادا کرے گا کون

ہم سے شہزاد بے سہاروں پر
لطف ان کے سوا کرے گا کون

شہزاد مجددی

نعت شریف

کوئی ایسا کمال ہو جائے
عم طرزِ بلال ہو جائے

فکر کو روشنی ملے ایسی
نعت میرا خیال ہو جائے

نعت گوئی اگر شعار نہ ہو
میرا جینا محال ہو جائے

ہجر کی قید کا ٹلی آفتا
اب میسر وصال ہو جائے

سامنے ہو حضور کا روضہ
اور وہ لمحہ سال ہو جائے

جھلملاتا ہے جو سہرِ شرکال
ہر ستارہ سوال ہو جائے

قرب شہزاد گرے ان کا
زندگی لازوال ہو جائے

شہزاد مجددی

نعت شریف

جمالِ حَرِیمِ دِنِی دیکھ آئے
خدا کو حَبِیبِ خُدا دیکھ آئے

ازل سے ابد تک کے سارے مناظر
نظامِ حَبْزِا وَسْزِا دیکھ آئے

تجلی سے جس کی ہوا طورِ سُمرِہ
وہ اس نور کو بر ملا دیکھ آئے

بھلا اس کا ثانی کہاں کوئی ہوگا
جو خود جا کے اپنا خدا دیکھ آئے

جو بالا ہیں وہم و گماں کی حدوں سے
مقامات وہ مُصْطَفٰی دیکھ آئے

ہوتے آپ دارُالفنا سے روانہ
گھڑی بھریں دارُالبقا دیکھ آئے

یہ نکتہ بھی شہزادِ معراج میں تھا
کہ رُستے کو خود رہنا دیکھ آئے

شہزادِ مجددی

نعت شریف

یوں ہے ہمارے قلب کا طیبہ سے رابطہ
 جیسے جبین عجز کا کعبہ سے رابطہ
 ہوتا رہے حضور کی بدحت سے فیضیاب
 قائم رہے غلام کا آفتاب سے رابطہ
 دُنیا رہی حضور کے زیرِ نگیں مگر
 رکھا نہیں حضور نے دُنیا سے رابطہ
 ظاہر میں بندگانِ خدا سے ہے باتِ حقیقت
 باطن میں اپنے مالک و مولا سے رابطہ
 ہر دم ہوں کشتِ روح پر رحمت کی بارشیں
 ٹوٹے نہ تشنہ کام کا دریا سے رابطہ
 فیضِ نبی سے جسم میں ہونے کے باوجود
 رکھتی ہے رُوحِ عالمِ بالا سے رابطہ
 پاتا ہوں اپنے آپ کو شہزادِ خلد میں
 ہوتا ہے جب حضور کے روضہ سے رابطہ

نعت

قربت کا شرف دے کر تصدیق وفا کر دو
اے سرورِ دین مجھ کو اک نعت عطا کر دو

صدیق کے صدقے میں ہو جائے کرم ایسا
ہم نفس کے ماروں کو احسلاص نما کر دو

ہم بھول گئے آقا ! فرق ابیض و اسود کا
ظلمت کو الگ کر دو انوارِ حُبدا کر دو

گردن میں ہے ہر دم، ڈورا تیری نسبت کا
ہم درد کے ماروں کے حق میں یہ دُعا کر دو

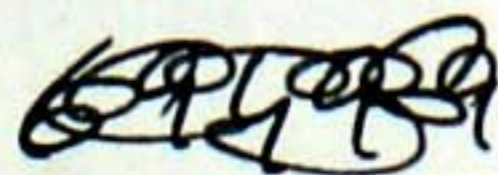
دیکھے جو مجھے کوئی، یاد آئے تیری سیرت
خیرات مجھے اپنی سیرت کی عطا کر دو

انوارِ محبت سے ہو جائے منور دل
ہر ایک رگ جاں کو یوں نعت سرا کر دو

شہزاد یہ نسخہ ہے ایماں کی حفاظت کا
سرکار کی یادوں میں سوچوں کو فنا کر دو

شہزاد مجددی

86999



نعت

اے شاہِ زمن ! تیرا ہر رنگ یگانہ ہے
 ہر پیل تیسری رحمت کا محتاج زمانہ ہے
 منظرِ میری نظروں میں ہے صبحِ مدینہ کا
 کیا خوب ہیں یہ لمحے کیا وقت سہانا ہے
 اسرارِ الہی کا بنتا ہے وہ دلِ محنزن
 اس نورِ مجتہم کا جس دل میں ٹھکانا ہے
 سنت میں تری آتا ہے زینت و رعنائی
 اپنا کے تری سنت کروا سبانا ہے
 بے مانگے اسی در سے پاتے ہیں جہاں والے
 سرکار کے دامن میں رحمت کا خزانہ ہے
 مقصود تھا دنیا میں شہزادِ ظہوران کا
 تخلیقِ دو عالم تو بس ایک بہانہ ہے

شہزادِ مجددی

نعت

سرورِ دینِ رحمتِ کونین کی باتیں کریں
 آمنہ بی بی کے نورِ عین کی باتیں کریں
 چین ملتا ہے دلوں کو ذکر سے سرکار کے
 غم کے مارو آؤ ہم سُکھ چین کی باتیں کریں
 بادشاہوں کے سروں پر تاج ہیں جسکے طفیل
 سیدِ سادات کے نعلین کی باتیں کریں
 اہلبیتِ مُصطفیٰ کے ذکر سے گریباںیں دل
 فاطمہ ، زہرا ، علی ، حسنین کی باتیں کریں
 عرشِ والے جھوم اُٹھتے ہیں و فور شوق سے
 فرشِ والے جب شہِ کونین کی باتیں کریں
 یاد آجاتی ہیں اُس دم بنتینِ مُصطفیٰ
 جب بھی ہم عثمان ذوالنورین کی باتیں کریں
 آؤ اے شہزاد ہم بغض و حسد کو چھوڑ کر
 ہر گھڑی اُس محسن دارین کی باتیں کریں

شہزاد مجدّی

نعت

در سے آفتا کے خیرات لے کر اٹھا
 جب بھی بیٹھا میں سوغات لے کر اٹھا
 رات سویا جو ان کا تصور لے
 صبح روشن خیالات لے کر اٹھا
 جب بھی بیٹھا تفنن کا کاسہ لے
 ان کے در سے نئی نعت لے کر اٹھا
 سرور دیں کو اس کی خبر ہو گئی
 دل میں جب بھی کوئی بات لے کر اٹھا
 پڑھتے پڑھتے لگی آنکھ صلی علی
 لب پہ حمد و مناجات لے کر اٹھا
 پھر ستیا ہے محبوب کی یاد نے
 پھر میں شوقِ ملاقات لے کر اٹھا
 بارگاہِ صحابہ میں جب بھی گیا
 جذبہٴ حُبِ سادات لے کر اٹھا
 دل میں شہزاد جتنے سوالات تھے
 در سے ان کے جوابات لے کر اٹھا

نعت

تیرے ہر ایک پل میں زمانہ دکھائی دے
 سارا جہان تیرا گھرانہ دکھائی دے
 جو سفر ہے وقت کے ہمراہ تیری ذات
 ہر ہر گھڑی میں تیرا ٹھکانہ دکھائی دے
 تیری ہر اک دلیل کے آگے شہ شعور!
 باطل کا ہر جواز بہانہ دکھائی دے
 ممکن نہیں حضورؐ کے فیضان کے بغیر
 مجھ سا ضعیف شخص تو انا دکھائی دے
 شہزاد تو بھی جنتِ طیبہ میں کر قیام
 منظر جہاں ہر ایک سہانا دکھائی دے

شہزاد مجددی

نَعْتٌ

سکون جاں ہے خیال تیرا
 نظر کی ٹھنڈک جمال تیرا
 تو میرے دل کا مکھن ہے لیکن
 میں پھر بھی چاہوں وصال تیرا
 جو تونے رخ سے نقاب اٹھایا
 سہوں گا کیسے جلال تیرا
 کس نیز تیری ہر ایک ساعت
 عنلام ہر ایک سال تیرا
 اے وجہ تحریک نبض ہستی
 ہر اک عمل بے مثال تیرا
 نہ کیوں ہو مقبول قدسیوں میں
 عنلام جو ہے بلال تیرا
 تری حقیقت خدا ہی جانے
 خدا ہی جانے کمال تیرا
 رگوں میں شہزاد کی رواں ہے
 لہو کے ہمراہ خیال تیرا

نعت

تسکینِ دل خستہ دلاں رحمتِ عالم
 ہے نامِ ترا راحتِ جاں رحمتِ عالم
 لاریب ترے لطف کا انداز ہے یہ بھی
 آنکھوں سے جو ہیں اشکِ رواں رحمتِ عالم
 دُنیا میں ترا شہر ہے بس جس میں ہمیشہ
 ہوتا ہے دل افروز سماں رحمتِ عالم
 حرکت میں ترے لطف سے ہے نبضِ زمانہ
 قائم ہے ترے دم سے جہاں رحمتِ عالم
 کرتی ہے ترے لطفِ مسلسل پہ ولالت
 موجودگی کون و مکاں رحمتِ عالم
 ہر پُھول ہے تازہ ترے گلزار کا اب تک
 تیرا ہے ہر اک نقشِ جواں رحمتِ عالم
 اللہ سے یہ لطف و کرم، بندہ نوازی
 ہے عبد سے معبودِ عیاں رحمتِ عالم
 محور ہے تری ذات مرے فکر و سخن کا
 ہے نعت تری میرا نشان رحمتِ عالم
 محتاج ہے شہزاد تری چشمِ کرم کا
 اے سرورِ دین! شاہِ شہاں رحمتِ عالم

نعتِ صلی اللہ علیہ وسلم

فرشِ تاعرش ہے جو حُسن و جمال اچھا ہے
 سب خیالوں سے مُحمد کا خیال اچھا ہے
 بحبرِ لائق ہو تو لیتے ہیں مزہ دُوری کا
 قُرب حاصل ہو تو کہتے ہیں وصال اچھا ہے
 یادِ سرکار میں جو رہتا ہے دل پر طاری
 ساری خوشیوں سے وہی حزن و ملال اچھا ہے
 گلشنِ جاں میں نہکتے ہیں درو دوں کے گلاب
 اس لئے مجھ سے گنہگار کا حال اچھا ہے
 فیض سے جس کی فصاحت نے تعارف پایا
 وہ شہ اہلِ سخن شیریں مقال اچھا ہے
 ان کی آمد سے پہلے قیصر و کسریٰ کے مکاں
 دبدبہ، رعب یہ بیبیت یہ جلال اچھا ہے
 جس کے اُسہد کو ہے اُس شہد پہ تفوق حاصل
 سارے اصحاب میں کبیا نطق بلال اچھا ہے
 شہرِ طیبہ کی فضاؤں میں جو ہو جائے بسیر
 وہ مہینہ، وہی ہفتہ، وہی سال اچھا ہے
 آپ سے آپ کو شہزاد نے مانگا آفت
 سائل اچھا نہیں سائل کا سوال اچھا ہے

نَعْتٌ

مُحَمَّدٌ كَا دَرَّهٖ دُعَا مَانِك لُوں مِی
سَمَاں پُرَا اَثَرَّهٖ دُعَا مَانِك لُوں مِی

مَلِّے گَا بَیہِیں سَے سَكُونِ دِلِ وُجَاں
سَخَاوَتِ كَا گَھَرَّهٖ دُعَا مَانِك لُوں مِی

لِگَا دِیے گَے مَہْرَا جَابِتِ وُہِ خُوْدِ ہِی
یہِ طَیْبَہٖ نَکَرَّهٖ دُعَا مَانِك لُوں مِی

مَلَّا تُو ہِے وَقْتِ زِیَارَتِ وَلِیْکِن
بُڑَا مَخْتَصِرَّهٖ دُعَا مَانِك لُوں مِی

ہِے رَقْتِ سِی طَارِی دِلِ مَضْطَرَبِ پُر
مَرِی آنِکھ تَرَّهٖ دُعَا مَانِك لُوں مِی

مَدِیْنَہٖ سَے رُخْصَتِ ہُوَا چَا ہَتَا ہُوں
سَفَرِ پَچھَرِ سَفَرَّهٖ دُعَا مَانِك لُوں مِی

مَرِی سَانَسِ لَے لَے فِضَاؤں كَے بُو سَے
گَھڑِی بَھَرَا گَرَّهٖ دُعَا مَانِك لُوں مِی

تَصَوُّرِ مِی شَہْزَادِ ہِے اُنْ كَا رُوْضَہٖ
یہِ اُنْ كِی نَظَرَّهٖ، دُعَا مَانِك لُوں مِی

نعت

قافلہ زائروں کا راہ میں ہے
 سبز گنبد مہری نگاہ میں ہے
 ذہن فارغ ہے منکر دُنیا سے
 سوچ تک بھی تری پناہ میں ہے
 فیض ہے تاجدارِ بطحا کا
 یہ جو تاثیر مسیری آہ میں ہے
 آشنائی غموں سے تیرے لیے
 آبلہ پانی تیری چاہ میں ہے
 ناز کرتے ہیں اس پہ کون و مکاں
 جو بھی شامل تری سپاہ میں ہے
 مسجد و خانقاہ میں بھی نہیں
 لطف جو تیری بارگاہ میں ہے
 نعتِ سرور کی روشنی کے سوا
 اور کیا دفتر سیاہ میں ہے
 خوبیاں اُن پہ ختم ہیں شہزاد
 وصف ہر ایک ذاتِ شاہ میں ہے

شہزاد مجدّی

نعت

جن و انسان و ملائک کا وظیفہ نعت ہے
سرورِ دین تک رسائی کا وسیلہ نعت ہے

اُمّتی کے لب پہ رہنی چاہیے مدح رسول

مذہب عشاق میں پہلا فریضہ نعت ہے

راحتِ قلب و نظر، تسکینِ جاں کے واسطے

کالموں کا آزمودہ خاص نسخہ نعت ہے

حج ہو میقات، موزم زم کہ تلبیہ و رمی

میرا مزدلفہ، منیٰ، صفا و مروہ نعت ہے

خوش نصیبی سے ملا کرتی ہیں ایسی نعمتیں

ورثہ اہل نظر رب کا عطیہ نعت ہے

کشتِ قلب و جاں ہوئی سیراب جسکے فیض سے

آبِ کوثر کا وہ ٹھنڈا بیٹھا چشمہ نعت ہے

ہر گھڑی شہزاد میری سوچ ہے محو طوان

میرے فکر و فن کا قبلہ اور کعبہ نعت ہے

شہزاد مجددی

نعت

حدِ محسوسات سے آگے لطافت آپ کی
قدسیوں میں بھی مروج ہے ثقافت آپ کی

آپ ہی پر ختم ہیں سب خوبیاں بعد از خدا
سب رسولوں میں مُسلم ہے امامت آپ کی

دیکھتے ہیں سوتے طیبہ مشرقین و معربین
مانتے ہیں عرش والے بھی قیادت آپ کی

آپ کی تعلیم غالب ساری تعلیمات پر
پتھروں پر بھی موثر ہے خطابت آپ کی

دست بستہ سارا عالم ہے کھڑا دربار میں
جلتہ کونین میں آقا! صدارت آپ کی

ہم سیبہ کاروں کی بخشش کا وسیلہ ہے فقط
حشر کے دن یا رسول اللہ! شفاعت آپ کی

آپ ہی کی پیروی میں ہے فلاح و جہاں
حق تعالیٰ کی اطاعت ہے اطاعت آپ کی

بجھتے امداد میری اہل باطل کے خلاف
اہل حق کے ساتھ ہوتی ہے حمایت آپ کی

میں رہا ہو جاؤں زندانِ رواج و رسم سے
اپنے ہر انداز میں پاؤں شباہت آپ کی

بے بسی شہزاد کی فریاد کرتی ہے حضور
بے کسوں پر رحم فرمانا ہے عادت آپ کی

شہزاد مجددی

قِطْعَہ

غزوق بحرِ عصیاں پر نگاہِ التفات آقا

مری مضطر خیالی کو عطا کیجے ثبات آقا

مجھ ملتی ہے بدحت کی کمنوں سے توانائی

رہے سرسبز بس یونہی مری شاخ جیسا آقا

شہزاد مجددی

نَعْتُ

شانِ محبوبِ خدا ہے منفرد
مصطفیٰ کی ہر ادا ہے منفرد

منفرد ہیں سرورِ کونین بھی
اور ان کا ہر گدا ہے منفرد

گلستانِ عشق کے نعمات میں
نعمۂ صلِّ علی ہے منفرد

مانگنا سرکار سے سرکار کو
سب دُعاؤں میں دُعا ہے منفرد

سر جھکایا اور طیبہ میں گئے
عاشقوں کا راستہ ہے منفرد

حضرت صدیق اکبر کے طفیل
نقشبندی سلسلہ ہے منفرد

بارعِ جنت میں بھی ہے تسکین مگر
شہرِ طیبہ کی فضا ہے منفرد

ظرف سے بڑھ کر بھی کرتے ہیں عطا
آپ کا جود و سخا ہے منفرد

انبیاء شہزاد سب ہیں باکمال
سب میں ذاتِ مصطفیٰ ہے منفرد

نعت

خالق انوار کی تخلیق پستلا نور کا
آگیا شکل بشر میں وہ سراپا نور کا

عرش والے رشک کرتے ہیں یہ منظر دیکھ کر
آدمی کے سر پہ رکھا حق نے سہرا نور کا

نعت کے ہر شعر میں پنہاں ہے ایسی روشنی
جیسے شاخ جاں پہ پھوٹا ہو شکوفہ نور کا

مہر و مہ میں ہے شہ کوئین کے رخ کی ضیاء
نور کو خیرات دیتا ہے یہ چہرہ نور کا

نور کے اصحاب اہلبیت اور ازواج نور
نور ہی کے ساتھ ہو سکتا ہے رشتہ نور کا

کہکشاں میں گم ہیں شہر نور کے ذرات میں
بھیک لیتا ہے انہیں سے ہر ستارہ نور کا

ظلمتوں کو کر دیا ہے روشنی سے آشنا
آدمی کو آپ نے بخشا ہے تحفہ نور کا

نقش پائے مصطفیٰ ہے منزل اہل نظر
سیرت سرکار ہے دراصل رستہ نور کا

نعت لکھتا نور کے الفاظ سے شہزادیں
کاش میرے پاس ہوتا کوئی خامہ نور کا

نعت

جب ارادہ شناسار کا کرتا ہوں
حرف لکھتے ہوئے میں ڈرتا ہوں

ان کی خدمت میں پیش کرنے کو
اپنے دامن میں اشک بھرتا ہوں

یاد خلوت میں کر کے آفتا کو
جانے کس کیف سے گزرتا ہوں

میری جانب ہے ایک پاک نگاہ
اس لیے ہی تو میں سنورتا ہوں

ذکرِ سرکار کی یہ برکت ہے
میں خزاں رت میں جو نکھرتا ہوں

کشتی نعت کا سوار ہوں میں
دیکھتے پار کب اُترتا ہوں

شہزاد مجدّی

نَعْتٌ

کون جانے یہ کیسی نعمت ہے
نعت میں اک عجیب لذت ہے

بات کرتا ہوں اس طرح ان کی
جیسے حاصل مجھے وہ صحبت ہے

ذکر سرکار جا بجا کرنا !
عشق والوں کی یہ تو عادت ہے

شہرِ طیبہ کو سوچتے رہنا
مستقل یہ میری عبادت ہے

یاد کر کے حضور کو رونا !
قرب سرکار کی علامت ہے

سبز گنبد کی تابناک شعاع
زندگی کے لئے غنیمت ہے

آپ مالک ہیں آپ ہی جائیں
ہم غلاموں کی کتنی قیمت ہے

عاصیوں کے لیے پیام سکون
شافع حشر کی شفاعت ہے

دیکھتے ہیں رخِ رسولِ کریم
اللہ والوں کو یہ سہولت ہے

خوفِ شہزادِ موت سے کیسا
یہ تو مسیرے نبی کی سنت ہے

شہزادِ مجددی

قطعہ

آگے کوئین کے سرتاجِ غارِ ثور میں
نعمتِ عظمیٰ بٹے گی آج غارِ ثور میں
تین دن اور تین راتیں ساتھ خلوت میں رہے
ہو گئی صدیق کی معشراجِ غارِ ثور میں
شہزادِ مجددی

لَعْنَتُ

رواں ہوں سوئے زوال آقا
میں گر رہا ہوں سنبھال آقا

میں ناقصوں میں ممشال آقا
تو کاملوں میں کمال آقا

ترمی شنار کی تجلیوں سے
چمک رہا ہے خیال آقا

فنا کے منصب پہ کر کے فائز
بھلا دے قیل و مقال آقا

ہوئے ہیں تخلیق تیری خاطر
یہ روز و شب، ماہ و سال آقا

ازل سے شہزاد تشنہ لب ہے
پلا دے جام وصال آقا

شہزاد مجددی

نَعْتٌ

شانِ پروردگار کے صدقے
مصطفائی و تار کے صدقے

بجبر میں آپ کے جو بے چین
اس دل بیستار کے صدقے

جس کے باعث ہے اہتمامِ سجود
اس تہجد شاعر کے صدقے

راہِ حق کے ہر اک شہید کا خون
بدر کے شہسوار کے صدقے

شرق تا غرب جسکی شاہی ہے
اس شہِ انجیر کے صدقے

سنتِ مصطفیٰ پہ جان نثار
اسوۃ پائدار کے صدقے

آپ کے نقشِ پا پہ ہم قربان
آپ کی رہ گزار کے صدقے

اُن سے شہزاد جس کو نسبت ہے
ایسی ہر یادگار کے صدقے

نعت

مصطفیٰ کا دیار دیکھیں گے
گلشن پر بہار دیکھیں گے

حُسن کا شاہکار دیکھیں گے
روضہ پر وقار دیکھیں گے

سرورِ دین کی بارگاہ میں ہم
دل کو ہوتے نثار دیکھیں گے

رُوبرو اُن کے ہم جھکا کر سر
شان پروردگار دیکھیں گے

حکمرانی دلوں پہ ہے جس کی
ہم بھی وہ تاجدار دیکھیں گے

سبز گنبد کا دلنشین منظر
جھوم کر بار بار دیکھیں گے

ہم پہنچ کر فنا سے طیبہ میں
ہر سوبے اختیار دیکھیں گے

وادی لذت و سکون میں ہم
نور کی آبشار دیکھیں گے

مسجد خاتم الرسل کی طرف
ہم تو دیوانہ وار دیکھیں گے

اذن شہزاد گریلا ہم کو
جا کے پردے کے پار دیکھیں گے

شہزاد مجددی

نعت

دُنیا جو چاہے اس کو خدائی نصیب ہو
مجھ کو درِ نبی کی گدائی نصیب ہو

مدت سے ہوں حضور میں اپنی تلاش میں
مجھ تک مجھے بھی اب تو رسائی نصیب ہو

رائی کی مثل ہاتھ پہ پاؤں جہان کو
قلب و نظر کو ایسی صفائی نصیب ہو

سوتے ہوئے تو اور بھی ہوتے ہیں فیضیاب
بیداریوں میں جلوہ نمائی نصیب ہو

اس پر نثارِ خلد کی رنگینیاں تمام
جس کو نبی کی مدح سرائی نصیب ہو

دامنِ رسولِ پاک کا چھوٹے نہ ہاتھ سے
چاہے جہان بھر سے جدائی نصیب ہو

شہزاد کچھ ہو سنتِ سرکار کے بغیر
ممکن نہیں کہ ہم کو بھلائی نصیب ہو

شہزاد مجددی

نعت

شہرِ طیبہ میں نظر آئے درو دیوارِ مست
 قربتِ سرکار سے ہیں گنبد و مینارِ مست
 لوگ چاہے کچھ کریں میرے جنوں پر تبصرہ
 میں ہوں یادِ مصطفیٰ میں برسرِ بازارِ مست
 شہرِ طیبہ کی فضاؤں میں کچھ ایسا ہے اثر
 جاتے جتنی بار کوئی ہوگا اتنی بارِ مست
 خرقہ پوشانِ حرم کا وجد تو جو ہے سو ہے
 اس جگہ دیکھے ہیں اہل جبہ و دستارِ مست
 روحِ میری مائلِ پرواز ہے سوئے حجاز
 فرطِ راحت سے ہوا ہے، طائرِ رفتارِ مست
 اللہ اللہ ان کی آمد سوئے گلشن دیکھئے
 جھومتے ہیں لالہ و گل سرو قد گلزارِ مست
 پھر رہا ہے ان کی الفت میں فلک دیوانہ وار
 ان کی چاہت میں زمین، پتھر، ثمر، اشجارِ مست
 دیکھ لیتا ہے مجھے جو مست ہو جاتا ہے وہ
 آپ نے اس درجہ مجھ کو کر دیا سرکارِ مست
 آپ کی آمد سے آجائے دل و جاں کو قرار
 آپ کی برکت سے ہو جائے مگر گھرِ بارِ مست

کہ جلالی کہ جمالی نور کی برسات ہے
جالیوں کے گرد آتے ہیں نظر انوار مست

در حقیقت عشق میں سرکار کے سچا ہے وہ
سُن کے ان کا نام نامی جو ہوا ہر بار مست

نعت ہی شہزاد ساری مستیوں میں ڈھل گئی
فیضِ تذکارِ نبی سے ہیں سبھی اشعار مست

شہزاد مجددی

نعت

بِبِسْمِ اللّٰهِ مِیْمٌ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 آدَمَ كَتَبَ كَرِیْمٌ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 خالق کے عرفان کا باعث، تنزیلِ قرآن کا باعث
 وجہ ہفت اقلیم محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 تیرے صدقے قلب مصفیٰ، رُوح منور، نفس منزلی
 صدق تری تعلیم محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہ اللہ تیری عظمت تیری حرمت تیری فعت
 سب نے کی تسلیم محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 سرکش تیری جانب مائل، کفر تری تاثیر سے گھائل
 تیرا خلق عظیم محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 جن و انس ملائک سارے روشن سورج چاند ستار
 تیری ہے تنظیم محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 تیرا عشق ایمان کی جاں ہے تیری عظمت رُوح جہان
 دین تری تعظیم محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 اب میری حالات ہیں ایسے ظلمت نور کو ڈھونڈے جیسے
 کھول در تفہیم محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 سنتا ہے فریادِ خدا ہی دیتا ہے شہزادِ خدا ہی
 کرتے ہیں تقسیم محمد صلی اللہ علیہ وسلم

لَعْنَتُ

سر کی آنکھوں سے شانِ خدا دیکھتے
چشمِ دل سے رُخِ مُصطفیٰ دیکھتے

سچیے مانگنے کا ارادہ ادھر
پھر ادھر سے عطا پر عطا دیکھتے

جس نے مانگا اسے رشکِ حاتم کیا
شاہِ طیبہ کا جُود و سخا دیکھتے

بھول جائینگے جتنے حسینِ عکس ہیں
سبز گنبد کا منظر ذرا دیکھتے

میرے آقا کی رفتار کو دیکھ کر
اک طرف ہٹ گیا راستہ دیکھتے

عقل کی انتہا دیکھنے کے لئے
سیرِ معراج کی ابتدا دیکھتے

دشمنوں کے لیے بھی سراپا کرم
شفقتِ خاتمِ الانبیا دیکھتے

شہرِ سرکار میں ایسی تاثیر ہے
بے وفا کرے ہیں وفا دیکھتے

آفتاب رسالت کے انوار سے
بجھ گیا کفر کا ہر دیا دیکھئے

بارگاہِ نبی میں عجب کیف ہے
ہو رہے ہیں ملائکِ فدا دیکھئے

جس کی تعظیم شہزادِ ایمان ہے
رکے اس ذات سے رابطہ دیکھئے

شہزادِ مجتہدی

نعت

میں ، مری سوچیں ، جوانی اور نعت
 پاک جذبوں کی گرانی اور نعت
 فکر و فن کی پاسبانی اور نعت
 رحمتوں کی مسیزبانی اور نعت
 سوچتا ہوں کس طرح یکجا ہوئے
 باد ، مٹی ، آگ ، پانی اور نعت
 ساتھ دیتی ہیں یہ کب تک دیکھتے
 میری سانسیں ، عمر فانی اور نعت
 ایک ہی تصویر کے دو رخ ہیں یہ
 میرے بچپن کی کہانی اور نعت
 اک طرف ساحل پہ میں اور اک طرف
 ریت ، موجوں کی روانی اور نعت
 ہو گئے شہزاد لہجے یادگار ؛
 آنکھ پر نم ، شب سہانی اور نعت

شہزاد مجدی

نقص

جب سے دل ان کا مستقر ٹھہرا
گفتگو میں مری اثر ٹھہرا

کھل گیا اس پہ راز صبح جیات
جو مدینے میں رات بھر ٹھہرا

نسبت فخر انبیاء کے طفیل
میں زمانے میں معتبر ٹھہرا

میری معراج ہو گئی جب سے
ان کے نقش قدم پہ سر ٹھہرا

جو نہی پہنچا ریاض طیبہ میں
خشک پتہ ہر شجر ٹھہرا

راستہ گو طویل تھا لیکن
میری منزل انہیں کا در ٹھہرا

نقش پائے حضور پہ چل کر
آدمی رب سے باخبر ٹھہرا

سر پہ ہے نقش نعل سروریں
میں بھی شہزاد تاجور ٹھہرا

نَعْتُ

ہے ایک مدت سے یہ تمنا
کہ مطلع جاں پہ نام تیرا

ہمیشہ سوچ کی مثل پھمکے
جو میری ہستی میں کج روی ہے

جو کم نگاہی ہے بے حس ہے
جو ضعف ارادوں میں لچ چکا ہے

جو نفس میں سرکشی ہے میرے
ہیں خواہشوں کے پہاڑ اندر

یہ لمحے کی بے مقیننی
کہ میری رگ رگ میں بس چکی ہے

کچھ ایسی چشم کرم ہو آفت
کچھ ایسا بدلے نظام باطن

کہ استقامت کی ایک زندہ
مثال بن جاؤں میں جہاں میں

شہزاد مجددی

نعت

رشتک خوبی مسری خطا ہو جائے
نعت تازہ اگر عطا ہو جائے

گفتگو کر رہی ہو خاموشی !
اشک آئینہ دُعا ہو جائے

ایسی رُو حانیت عطا ہو حضور
مجھ سے نفسانیت جدا ہو جائے

جب بھی پڑھتا ہوں میں درودِ سلام
ساتھ شامل سرے خدا ہو جائے

نعت لکھنے کو بیٹھ جاتا ہوں
ضبط کی جب بھی انتہا ہو جائے

مصطفیٰ سے رہوں میں وابستہ
زندگی پیکر وفا ہو جائے

یہ بھی ان کے کرم سے ممکن ہے
مجھ سے بدحت کا حق ادا ہو جائے

تذکرہ جب ہو شاہِ بطحا کا
ہر نفس شامل ثنا ہو جائے

ہر عمل میں چمک دمک ہو تری
دل کا آئینہ حق نما ہو جائے

میرا ہر ہر قدم ہوتیرے لیے
ہر عمل میرا بے ریا ہو جائے

اُس کو حاجت نہیں کوئی رہتی
جو بھی سرکار کا گدا ہو جائے

رُوح آلائشوں سے پاک رہے
ذات میری بھی باصفا ہو جائے

آپ کی قید میں رہے یہ عنلام
اور ہر قید سے رہا ہو جائے

کاش شہزاد کا ہر ایک خیال
آپ کی ذات میں فنا ہو جائے

شہزاد مجددی

نعت

دن ہو یا رات ہو ہی جاتی ہے
روز اک نعت ہو ہی جاتی ہے

بات مجھ سے کوئی کرے نہ کرے
ان سے تو بات ہو ہی جاتی ہے

جب بھی پڑھتے ہیں ہم درود و سلام
مدح سادات ہو ہی جاتی ہے

سامنے جب بھی کوئی مشکل ہو
ساتھ وہ ذات ہو ہی جاتی ہے

ان کی خدمت میں پیش کرنے کو
کوئی سوغات ہو ہی جاتی ہے

سرورِ دیں کی اک توجہ سے
نفس کو مات ہو ہی جاتی ہے

سنتِ مصطفیٰ سے پیار تو ہو
ترکِ عادات ہو ہی جاتی ہے

جتنا شہزادِ ظرف ہے میرا
اتنی خیرات ہو ہی جاتی ہے

نعت

میرے فکر و شعور کی دُنیا
بن گئی رنگ و نور کی دُنیا

فیضِ مدحت سے ہے جہانِ دل
اطمینان و سرور کی دُنیا

آؤ جھک جائیں اُنکی چوکھٹ پر
چھوڑ کر یہ سرور کی دُنیا

آسمان و زمین کے اندر
ہے نرالی حضور کی دُنیا

اُن کے صدقے کلیم اور کلام
اُن کے صدقے ہے طو کی دُنیا

سایہ رحمتِ دو عالم میں
ہے وحوش و طیور کی دُنیا

خادم اُن کے ملائکہ شہزاد
اُن کے تابع ہے حور کی دُنیا

شہزادِ مجدّی

نعت

احاطہ ہو نہیں سکتا کمالاتِ محمد کا
شنا سنا کیا کوئی ہوگا مقاماتِ محمد کا

اجابتِ منتظر رہتی تھی استقبال کی خاطر
خدا سے پوچھتے رتبہ مناجاتِ محمد کا

دروہ پاک سے ہوتی ہے باطن کی صفائی بھی
ذریعہ بھی یہ اچھا ہے ملاقاتِ محمد کا

ہنر کیا کیا عطا فرمادیتے ہم سے نیکوں کو
بیاں ہو ہی نہیں سکتا عنایاتِ محمد کا

میرے لب پر ہیں ہر دم رسولِ پاک کی باتیں
رہوں راویِ خدایا میں روایاتِ محمد کا

قلم میرا لکھے تو بس نبی کی نعت ہی لکھے
مرے شعروں میں ہو چرچا حکایاتِ محمد کا

کسی کو ہو اگر دعویٰ فصاحت اور بلاغت کا
تو وہ لے کر جواب آئے سوالاتِ محمد کا

سواری پر ہے خادم اور آقا پاپیادہ ہیں !
یہ اک روشن نمونہ ہے مساواتِ محمد کا

میں ہوں شہزاد و صاف النبی اللہ کی رحمت سے
مراہر شعرِ منظر ہے ، فیوضاتِ محمد کا

نعت

جس کی لغت سے لفظ مدینہ نیکل گیا
جنت کا اسکے ہاتھ سے زمین نیکل گیا

عشق نبی میں ذرہ برابر جو ہو کمی !
سبجھو کہ زندگی سے قرینہ نیکل گیا

خوشبوِ رچی جو قلب میں حبِ رسول کی !
سارا دل و نگاہ سے کینہ نیکل گیا

کرہی نہ پائے خلدِ مدینہ میں اعتکاف
ایسے ہی رحمتوں کا مہینہ نیکل گیا

شہرِ رسولِ پاک کے ذروں کو دیکھ کر
دل سے مرے خیالِ نگینہ نیکل گیا

ساحل پہ رہ گیا میں اکیلا چشمِ خم
لے کر سوار یوں کو سفینہ نیکل گیا

اتنے گناہ دھل گئے شہزادِ جسم سے
شہرِ نبی میں جتنا پسینہ نیکل گیا

شہزادِ مجددی

نعت

بلبل باعِ خلد ہے نغمہ سرائے مُصطفیٰ
حور و ملک ہیں عرش پر محو ثنائے مُصطفیٰ

حق کی رضا وہ پا گیا بگڑی ہوئی بنا گیا
فضلِ خدا سے مل گئی جس کو رضائے مُصطفیٰ

دامنِ نبی کا تھام کر مست کچھ ایسا ہو گیا
عالم سے بے نیاز ہے دیکھو گدائے مُصطفیٰ

ایک طرف ہے ستجاب دوسری سمت ہے مجیب
شانِ قبولیت لیے نکلی دعائے مُصطفیٰ

ظلمتِ کفر و شرک سے بچ کر رہیں گے بس وہی
جن کے دلوں میں جا گزریں ہوگی ولائے مُصطفیٰ

فستونوں کا زور و شور ہے چاروں طرف جہان میں
اوپر شاہ ڈھونڈ لیں زیرِ ردا تے مُصطفیٰ

در پہ رسولِ پاک کے دامن بھی تنگ پڑ گئے
اور رہا عروج پر جود و سخائے مُصطفیٰ

نعتِ نبی کا فیض ہے شعر و سخن کی روشنی
میرا کمال کچھ نہیں یہ ہے عطائے مُصطفیٰ

شہزاد مجدّی

نعت

کتلی عظیم سرورِ عالم ہے تیری ذات
روشن ہے تیرے نور سے ہر دم یہ کائنات

دونوں جہاں ہیں سیرتِ اطہر سے ستیر
دریا ہے رنگ و نور کا آفتاب تری حیات

تیرا کرم کنارے لگاتا ہے کشتیاں
تیری نگاہِ لطف سے ٹلتی ہیں مشکلات

جن و بشر، ملائکہ رکھتے ہیں احتیاج
پاتے ہیں فیضِ شہرِ مدینہ سے شش جہات

روشن ہے ان کی یاد سے میرا ہر ایک دن
تا بااں ہے نورِ نعت سے میری ہر ایک بات

بزمِ خیالِ یونہی ابد تک سچی رہے
طاری رہیں ہر آن حضور کی کیفیات

مرنے کے بعد زندگی دیتا ہے تیرا عشق
فانی جہاں میں تیری محبت کو ہے ثبات

جن کے اثر سے آئینہ دل کا چمک اٹھے
باطن پہ میرے ڈال دو ایسی تجلیات

دامنِ شفیعِ حشر کا شہزاد تھام لیں
حسینِ عمل کے زور پہ ممکن نہیں نجات

نعت

خوشبو جمال نور نشانی حضور کی
ہر اک ادائے پاک سہانی حضور کی

حرفوں میں ہے مٹھاس اور باتوں میں چاشنی
اللہ کے گھنٹنگو میں روانی حضور کی

بھولی نہیں سے وادئی بطحا کو آج تک
حق کے لیے وہ شعلہ بیانی حضور کی

ایسا مقام دے دیا اپنے حبیب کو
کی ہے خدانے بات زبانی حضور کی

سارا حرم ہے سرور عالم سے مستفید
کرتا ہے یاد رکن میانی حضور کی

مانند عندلیب ، ریاض رسول میں
کرتا رہوں میں زمزمہ خوانی حضور کی

اس کی ہر ایک بات میں ہوتی ہیں حکمتیں
جس نے ہر ایک بات سے مانی حضور کی

حج کا سفر نصیب میں شہزاد گر ہوا
کعبہ سے ہم نہیں گے کہانی حضور کی

نعمت

جلوہ منسرا ہوں خیر البشر خواب میں
عمر ہو جائے ساری بسر خواب میں

سامنے آنکھ کے ہو رخ مصطفیٰ
دیکھ لوں میں دعسا کا اثر خواب میں

شہر طیبہ میں ہو جائے یوں حاضری
دیں دکھائی وہ دیوار و در خواب میں

سبز گنبد کی چھاؤں میں بیٹھا ہوں
ان کی چوکھٹ پہ ہوسیرا سر خواب میں

روضہ پاک کی جالیاں چوم لوں
ہو میسر مجھے یہ اگر خواب میں

چومتی تھی جو نعلین سرکار کو
دیکھ لیں ہم بھی وہ رگزر خواب میں

آنے والے ہیں شاید زیارت کے دن
خود کو دیکھا ہے با چشم تر خواب میں

مجھ کو نسبت ریاض مدینہ سے ہے
دیکھتا ہوں میں برگ و شجر خواب میں

شاہ طیبہ کی شہزاد قربت ملے
آہ وزاری کا پاؤں ثمر خواب میں

نعت

دل سے آلودگی کو صاف کریں
آؤ طیبہ میں اعتکاف کریں

رات بھر ہو مراقبہ میں بسر
دن میں کعبے کا ہم طواف کریں

اُن کی سیرت سے فیض لے لیکر
نت نئے روز انکشاف کریں

لا تعلق ہیں حُسنِ فطرت سے
جو شہرہ دیں سے اختلاف کریں

پیروی میں رسولِ اکرم کی
دشمن جاں کو ہم معاف کریں

رُوح سے دُور ہر کثافت ہو
نعت کو رُوح کا غلاف کریں

عشقِ شہزادِ خام ہے اُن کا
کام سُنّت کے جو خلاف کریں

شہزادِ مجددی

نعت

دُرسے نبی کے دولت گفتار مل گئی
 مجھ ناتواں کو قدرت اظہار مل گئی
 بخشش گلے لگاتے گی اس خوش نصیب کو
 محشر میں جس کو قربتِ سرکار مل گئی
 کرتے ہیں بادشاہ بھی اس کی گداگری
 جس بے نوا کو دولت دیدار مل گئی
 اس پاکباز روح کی عظمت نہ پوچھئے
 جس روح کو حضورؐی دربار مل گئی
 میں بھی لکھوں گا مدحتِ محبوبِ کبریا
 شہزاد جب لطافتِ افکار مل گئی

شہزادِ مجددی

نَعْت

بیٹھے بیٹھے جو اُن کی یاد آئی؛
ظلمتِ جاں نے روشنی پائی

عارضِ شام سُرخ ہے ان سے
اُن سے چشمِ سحر میں بینائی

سبز گنبد میں ہے عجیب کشش
جس کو دیکھا ہے اس کا شیدائی

نترنی جالیاں وہ روضے کی
وے رہی ہیں نظر کو رعنائی

زیر سایہ ہیں سبز گنبد کے
کتنے خوش بخت ہیں یہ صحرائی

مسئلہ کوئی مسئلہ نہ رہا
آپ نے جب نگاہ فرمائی

نعت اُتری جو خلوتِ جاں میں
ساتھ پیغامِ جان نزلائی

موت کو زندگی بنا ڈالا
اللہ اللہ یہ میجائی

مجھ گنہگار کے لیے شہزاد
نعت کتنی بشارتیں لائی

نعت

لے کے رحمتِ شہ ابرار چلے آتے ہیں
 دیکھنے دیکھنے سرکار چلے آتے ہیں
 ظلمتِ جاں کے لیے نور کا ساماں بن کر
 وہ سرے سپیکر انوار چلے آتے ہیں
 بٹھ جانا ہوں لیے سوچ کا خالی کاسہ
 بسب سے نعت کے اشعار چلے آتے ہیں
 شدتِ غم سے نہ گھبراؤ اے غم کے مارو!
 اک ذرا صبر کہ غم خوار چلے آتے ہیں
 بکھنے شانِ شفاعت کا حسین نظارہ
 ذوقِ درجوق گنہگار چلے آتے ہیں
 جن و انسان و ملک جن کے مطیع و تابع
 ساری مخلوق کے سردار چلے آتے ہیں
 رجب بڑھنے لگے وقت کے فرعونوں کا
 مطفیٰ بن کے مددگار چلے آتے ہیں
 روضۂ پاک پہ بے سنبھے نہیں آجاتے
 فیضِ ملت ہے تو بیمار چلے آتے ہیں
 دل ہو جاتی ہے شہزاد ہمیشہ مجھ سے
 ستیگری کو وہ ہر بار چلے آتے ہیں

نعت

طُور کے طالبوں کو طُور ملے
ہم کو بس قربتِ حضور ملے

مجھ سے کم فہم کو بھی میرے حضور
آپ کی ذات کا شعور ملے

فرشِ تاعرش جس سے دیکھ سکوں
یا نبی ! آنکھ کو وہ نور ملے

روحِ میری رہے بس آپ کے پاس
قبرِ مجھ کو اگر چہ دور ملے

اس کے ایمان کا میں شاہد ہوں
نعتِ سن کر جسے سرور ملے

ذکرِ شہزاد جب چھڑے ان کا
قلبِ بیتاب کو سرور ملے

شہزادِ مجددی

نعت

ترے در کی گدائی مل گئی ہے
ہر اک عنم سے رہائی مل گئی ہے

ترمی خوشبو زچی باطن میں جب سے
دل و جاں کو صفائی مل گئی ہے

ترے لطف و کرم سے عیبوں کو
روائے پارسائی مل گئی ہے

حضور ہی ہو اگر ان کی میسر
تو یوں سے بھو خدائی مل گئی ہے

ملے ہیں جب سے سرکارِ دو عالم
مجھے ساری خدائی مل گئی ہے

نعت

جوق در جوق آئے نظر قافلے
سوئے طیبہ ہیں محو سفر قافلے

اؤ آؤ سلامی کو ان کی چلیں
جاہے ہیں نبی کے نگر قافلے

کھو گئے جلوۂ نور میں سر بسر
دیکھ کر نور والے کا گھر قافلے

بڑھتا جاتا ہے اتنا ہی ذوق سفر
جتنا کرتے ہیں طے رگزر قافلے

لوٹ آئے تو ہیں شہر سرکار سے
دل وہیں چھوڑ آئے مگر قافلے

جب نظر سے وہ شہزاد اوجھل ہوئے
کر گئے مسیری آنکھوں کو تر قافلے

شہزاد مجذوبی

نعت

مہر و مہ میں تری نظر سے نور
تاکے لیتے ہیں تیرے گھر سے نور

گلستانِ نبی کا کیا کہنا ؛
پھوٹتا ہے ہر اک شجر سے نور

مصطفیٰ کے قدم لگے ہیں اسے
کیسے نکلے نہ رہنر سے نور

مختصر قصہ شبِ معراج
نور سے تا بشر، بشر سے نور

پہلے پھٹتی ہے پو مدینہ میں
پھر نکلتا ہے ہر سحر سے نور

ہو عطا مجھ کو نورِ سیرت کا
تیسرگی ہو مرے اثر سے نور

شمعِ دل میں جلائی ہے شہزاد
لے کے بٹھا کے تاجور سے نور

شہزادِ مجددی

نعت

بہاروں کی جاں ہے بہارِ مدینہ
ہے جنت سے بڑھ کر دیارِ مدینہ

عجب حق نے رکھی ہے تاثیر اس میں
شفنا ہی شفا ہے غبارِ مدینہ

فرانس اور لندن سے کیا کام مجھ کو
میں ہوں رہو رہ گزارِ مدینہ

دھنک، روشنی، رنگ الوار، خوشبو
گل و گلستاں سب نثارِ مدینہ

ملے مجھ کو زندانِ عنم سے رہائی
ہو چشمِ کرم تاجدارِ مدینہ

تصور میں شہزاد ہے سبز گنبد
نگاہوں میں نقش و نگارِ مدینہ

شہزادِ مجددی

نَعْتٌ

مدینے کے شام و سحر اللہ اللہ
وہ پُر نور دیوار و در اللہ اللہ

مری رات مکے کی گلیوں میں گزے
مدینہ میں دن ہو بسر اللہ اللہ

نبی کے نشانِ متمدن کی بدولت
ہے روشن مری رہز اللہ اللہ

سکھایا نبی کا ادب خود خدا نے
یہ تعظیم خیر البشر، اللہ اللہ

سفر ہیں حسیں سے حسیں تر جہاں ہیں
مدینے کا لیکن سفر، اللہ اللہ

خدا کے خزانے کے قاسم ہیں لیکن
نہیں پاس کچھ مال و زر اللہ اللہ

مہینوں نہ جلتا تھا چولہا جہاں پر
وہ شاہِ دو عالم کا گھر اللہ اللہ

وہ شہزاد شاہد ہیں از روتے قرآن
نہیں کس پہ ان کی نظر اللہ اللہ

نَعْتٌ

اُن کے بارے سوچنا اچھا ہے بس
 اُن کی جانب دیکھنا اچھا ہے بس
 کارواں کی کوئی کل سیدھی نہیں
 کارواں کا رہنما اچھا ہے بس
 اور سارے راستے باطل ہوتے
 اک نبی کا راستہ اچھا ہے بس
 آپ ہی سے ہے مری وابستگی
 آپ ہی سے رابطہ اچھا ہے بس
 مانگنے سے کر دیا ہے بنیاز
 اب اسی در پر گدا اچھا ہے بس
 نعت کہتا ہے شہ کونین کی !
 یہ عمل شہزاد کا اچھا ہے بس

شہزاد مجددی

نعت

کیا لکھے کوئی بشر شانِ رسول
ہے خدا ہی مرتبہ دانِ رسول

وہ پریشاں حال ہو ممکن نہیں
ہاتھ میں جس کے ہے دامنِ رسول

یا الہی! آج کیوں منطوم ہیں؟
ساری دُنیا میں غلامانِ رسول

حیدر و صدیق و فاروق و بلال
ایسے ہیروں سے ہے پرکانِ رسول

مُست رہتے ہیں فرشتے بھی یہاں
مصدرِ فرحت ہے ایوانِ رسول

قرۃ العین نبی ہیں فاطمہ
عائشہ ہیں راحت جانِ رسول

والدین و جان و مال اولاد سب
یکجہ شہزاد قربانِ رسول

نعت

س میں اُن کی رضا نہیں ہوتی
سبادت روا نہیں ہوتی

نیکیاں اور رہ بھی جباتی ہیں
نعت لیکن قضا نہیں ہوتی

میں یوں بس گئی ہے یاد نبی
تو پیل بھر جدا نہیں ہوتی

ہائے افسوس ایسی محفل پر
جس میں اُن کی ثنا نہیں ہوتی

ت اس دن پہ آتی ہے جس دن
ت خیر الوریٰ نہیں ہوتی

لذتِ نفس جس کا باعث ہو
ہم سے ایسی ونا نہیں ہوتی

میں شامل نہ ہو درود و سلام
سا تو دعاً نہیں ہوتی

ہو نہ شہزاد گر خدا کا کرم
مدحتِ مصطفیٰ نہیں ہوتی

نَعْتٌ

کرم ان کا جو ہوتا جا رہا ہے
دلوں سے زنگ اُترا جا رہا ہے

نگاہیں سبز گنبد پر جمی ہیں
یہیں مرنے کا سوچا جا رہا ہے

میں جو ہوں میرے آقا جانتے ہیں
نہیں ہوں وہ جو سمجھا جا رہا ہے

کوئی ثانی نہیں شاہِ زمن کا
ہر اک لمحہ یہ کہتا جا رہا ہے

چلو پک جائیں ہم جا کر مدینے
سنا ہے بھاؤ اچھا جا رہا ہے

عنایات درِ خیر الوزی سے
رخ ہستی بکھرتا جا رہا ہے

قدم کا کام لوشہزادِ نمر سے
مدینے کو یہ رستہ جا رہا ہے

شہزادِ مجددی

دُرُودِ پَاکِ

کیونکر نہ ہم ہوں وقف برائے دُرُودِ پَاکِ
پڑھتا ہے خود دُرُودِ خُدائے دُرُودِ پَاکِ
چہرہ ہے نورِ سُنّتِ آقا سے مستنیر
جلوہ نما ہے دل میں صنیائے دُرُودِ پَاکِ
اللہ سے یہ ذکرِ محمد کی رِفتیں !
مسجد سے آرہی ہے صدائے دُرُودِ پَاکِ
صلّ علیٰ کا ذکر ہی ہونٹوں پہ ہو مدام !
کر دیں تمام وردِ فدائے دُرُودِ پَاکِ
بخششِ خدا کی رحمتیں دید رُخِ رسول
کتنی عظیم تر ہے جزائے دُرُودِ پَاکِ
لگتی نہیں ہیں تیغِ زمانے کی سختیاں
بے شک ہے یہ بھی ایک عطاءئے دُرُودِ پَاکِ
خوف و خطر ہو کیا اسے دوزخ کی آگ کا
اڑھی ہوئی ہو جس نے روئے دُرُودِ پَاکِ

آتا ہے اسکے ساتھ عبادت پہ اک نکھار
 پھیکی دُعا میں چاشنی لائے درود پاک
 اس گھر کے بام و در پہ برستی ہیں رحمتیں !
 جس گھر سے اُٹھ رہی ہو صدائے درود پاک
 ہوتے ہیں خوش ملائکہ شہزاد عرش پر
 جب بھی کوئی کسی کو سنانے درود پاک

شہزاد مجتہدی

نعت

شانِ شمسِ الضحیٰ لکھی جائے
نعتِ خیر الوزی لکھی جائے

سیرت و صورتِ رسول کی بات
جا بجا جا بجا لکھی جائے

ایک چٹھی بنام شاہِ عرب
برجبین صبا لکھی جائے

ان کی عظمت کا ہو بیاں کیونکر
کیسے ان کی ثنا لکھی جائے

تھا یہ پروردگار کو منظور !
ان کی ہر اک ادا لکھی جائے

حرمتِ صرف کا تقاضا ہے
نعتِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم لکھی جائے

نعت ہے بحرِ بیکراں شہزاد
زکب تا کب لکھی جائے

شہزاد مجددی

نعت

جنگ و جدل میں امن کا پرچم ہے تیری ذات
 زخمِ جگر کے واسطے مرہم ہے تیری ذات
 تیری تجلیات سے عالم ہے مستنیر
 مہرِ منیر، نورِ مجسم ہے تیری ذات
 تیرا کرم ہے اپنے پرانے کے واسطے
 خیرالوری و رحمتِ عالم ہے تیری ذات
 کیونکر نہ ہو وہ شخص زمانے کا رہنما
 جس کی نظر کے سامنے ہر دم ہے تیری ذات
 مہکا ہے تیرے فیض سے گلشن کا پھول پھول
 سامانِ خوشگوارِ موسم ہے تیری ذات
 آباد تیرے واسطے مکہ کیا گیا
 وجہِ ظہورِ چشمہ زم زم ہے تیری ذات
 رہتا ہے اس خیال سے شہزادِ مطلق
 اک مغفرت کے واسطے کیا کم ہے تیری ذات

شہزادِ مجددی

لذت

سوئے طیبہ چل پڑا اچھا ہوا
دل جہاں سے اٹھ گیا اچھا ہوا

ان کی چشم لطف سے ہر اک عمل
ابتدا تا انتہا اچھا ہوا

فرق اچھے اور بُرے اعمال میں
ان کے آنے سے ہوا اچھا ہوا

بے مزہ تھی زندگی ان کے بغیر
آگے نحیر لوری اچھا ہوا

بندگی معیار سے واقف ہوئی
از طفیلِ مُصطفیٰ اچھا ہوا

خوب ان کے لطف سے سب خوبیاں
ان سے ہر اک سلسلہ اچھا ہوا

چھوڑ کر شہزاد شاہی کا خیال
بن گیا ان کا گدا اچھا ہوا

شہزادِ مجدّ دی

صَلَاةٌ وَسَلَامٌ

بِحَضْرَتِ شیر الانام

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

صاحبِ حقائقِ اعلیٰ الصلوٰۃ والسلام
 اے ضیائے روتے کعبہ الصلوٰۃ والسلام
 اے سکونِ رُوحِ عینی الصلوٰۃ والسلام
 قدسیوں کا ہے ترانہ الصلوٰۃ والسلام
 تجھ سے روشن ہے مدینہ الصلوٰۃ والسلام
 درودِ دل کا ہوندا و الصلوٰۃ والسلام!
 بیسوں کو دوسہارا الصلوٰۃ والسلام
 ہے محبت کا تقاضا الصلوٰۃ والسلام
 میں کھڑا ہو کر کہوں گا الصلوٰۃ والسلام
 ہے فرشتوں کا وظیفہ الصلوٰۃ والسلام
 عرشِ والوں کی تمنا الصلوٰۃ والسلام
 کامیابی کا طریقہ الصلوٰۃ والسلام

اے حبیبِ حق تعالیٰ الصلوٰۃ والسلام
 ماہِ طیبہ مہربطی الصلوٰۃ والسلام
 اے مرادِ قلبِ مونس الصلوٰۃ والسلام
 گونج ہے صلّ علیٰ کی خلد کے باغات میں
 تیری برکت سے مزین ہو گیا صحنِ حرم
 ہم گنہگاروں کو اپنے لطف کی خیرات دو
 ہم فقیروں کو خدا کے بعد ہے تم سے امید
 جلمگاتی ہیں دلوں کی بستیاں اس فرکے سے
 قبر میں میری جب آئیں گے رسولوں کے رسول
 خالق کون و مکاں کو ہے یہی نعمہ عزیز
 فرشِ والوں کو ہے تیری اک جھلک کی آرزو
 زندگی میں قبر میں محشر کے رنج و یاس میں

کیجئے شہزاد کی جانب سے یہ ہدیہ قبول
 میرے مولا میرے آقا الصلوٰۃ والسلام

شہزاد مجددی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

پیشوائی

کلاہ و دستار اور ریش و گیسو غمازی نہ کرتے تو کون اندازہ کر سکتا کہ یہ خوبرو، خوش وضع اور خوش طبع نوجوان محمد شہزاد مجیدی، اس کم عمری میں اتنے اوصاف حمیدہ سے نواز گیا ہے۔

مجھے ابھی کل کی بات لگتی ہے کہ وہ اسلامیہ کالج سول لائنز سے بی۔ اے کر رہا تھا۔ وہ کالج ینگ رائٹرز سوسائٹی کا رکن اور صدر بھی رہا اور اس کا ذوق شعر کالج اساتذہ لطیف ساحل، سیف اللہ خالد اور احمد حسن حامد کی رہنمائیوں میں نشوونما پانے لگا۔ وہ کالج میگزین "فاران" کا مدیر بھی رہا۔

اُس نے مجھے بتایا کہ پہلی نعت اُس نے ۱۹۸۹ء میں کالج ینگ رائٹرز سوسائٹی کے ایک نعتیہ مشاعرہ کے لیے کہی تھی۔ اور اس مشاعرہ کی صدارت عطا الحق قاسمی نے کی تھی، اس نعت کا مطلع یوں تھا۔

میں سب وفائیں نبیؐ کے لیے ہیں

شعبوں کی دعائیں نبیؐ کے لیے ہیں

نعت میں یہ پہلی کاوش ہی، اُن کی ذات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گہری وابستگی پر شاہد ہے۔

۱۹۹۰ء میں افغانستان کے ایک شیخ طریقت حضرت صوفی کُنڈل خان صاحب قندوزی نقشبندی (دامت برکاتہم رحمۃ اللہ علیہ) کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلوک کی منزل پر لے کرنا شروع کیں اور جلد ہی مرشد کامل کی طرف سے ارشاد خط (سند خلافت) سے نوازے گئے اور یوں جاوہر سلوک کے راہنما بھی بھٹہ رہے، علم دین بھی حاصل کیا اور ایک جامع مسجد میں خطبہ بھی دینے لگے۔

وہ عمر کے چھبیسویں برس میں ہیں کہ مجموعہ نعت اہل ادب و عقیدت

کے سامنے لا رہے ہیں۔ اُن کی جس قدر نعتیں میں نے سنی ہیں

یاد کیجیے ہیں، اُن میں علم و عشق کی ہم آہنگی نمایاں ہے۔ وہ نعت گوئی
 میں لذت پانے لگے ہیں اور جوں جوں اس میں ڈوبیں گے، اُسے
 تازہ آفاق دکھاتے چلے جائیں گے، کہ اُنہوں نے امام نعت گویانِ فاضلِ بریلوی
 مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے ذہنی رشتہ استوار کر رکھا ہے،
 اور بڑلا کہتے ہیں : ۷

مجھ کو شہزادِ جمکِ روحِ رضا سے پہنچی
 ورنہ ہوتی نہ رسمِ مدحتِ سلطانِ عرب!

حفیظ تائب

۵ ستمبر ۱۹۹۶ء

۹۹ عرض ناعت

اللہ تبارک و تعالیٰ کا بے حد شکر ہے کہ اس نے مجھ جیسے کم مایہ اور ناتواں کو نعمتِ صلوة و شت اعطا فرمائی اور اپنے محبوب علیہ التحیة و الثناء کی بارگاہ میں بقدر ظرفِ ہدیہ ہائے درود و نعت پیش کرنے کی توفیق بخشی۔

"فَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ ذَٰلِكَ"

اُمّ الانبیاء و المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ گرامی :

مَنْ لَوْ يَشْكُرُ النَّاسَ لَوْ يَشْكُرُ اللّٰهَ

"ترجمہ: جس شخص نے بندوں کا شکریہ ادا نہیں کیا، اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر

ادا نہیں کیا۔"

کی تعمیل کرتے ہوئے میں اس موقع پر اپنے مرشد و رہبر حضرت خواجہ صوفی کنڈل خان صاحب قندوزی نور اللہ مرقدہ کے ذکرِ خیر سے اپنی تحریر کو مزین و معطر کرنے کا شرف حاصل کر رہا ہوں، جن کی نسبت رفیع کے طفیل میں "خود شناسی اور خدا شناسی" کا مفہوم سمجھ پایا۔ حضرت کی وفاتِ حسرت آیات کے بعد رونے زمین پر میری روحانی و عرفانی ضرورتوں کے کفیل، ملکِ ولایت کے سلطان، مرشدِ مہربان حضرت اخندزادہ سیف الرحمن پیراچی مدظلہ العالی مادامت الایام و اللیالی ہیں۔ جن کے سایہ عاطفت میں مجھ خطا کار کے شب و روز گزر رہے ہیں۔ میرے والدین محترمین مدظلہما بھی یقیناً میرے ہر کارِ خیر میں ثواب کے حصہ دار اور میرے شکریہ کے مستحق ہیں۔

شعورِ نعت گوئی اور زیرِ نظر مجموعہ نعت کی اشاعت کے حوالے سے میرے

مہربان بزرگ جناب رفیع الدین ذکی قریشی، حضرت حفیظ تائب اور جناب حسرت حسین

حسرت نے جو التفات فرمایا وہ بھی ناقابلِ فراموش ہے۔ عزیزم محمد عمران

قریشی اور محمد لیاقت نے بارِ اشاعت و طباعت کے تحمل میں مجھ

سے زیادہ مستعدی اور تندہی کا مظاہرہ کیا۔ - فجزأ عنہما اللہ۔

آخر میں ایک ایسی خاموش معاون قوت کا تذکرہ ضروری سمجھتا ہوں

جس نے مالی مصارف کے سلسلے میں میرا ہاتھ بٹا کر مجھے اس مشکل ترین مرحلے سے باآسانی گزر جانے میں مدد دی۔ اس طور یقیناً یہ محترم شخصیت بھی میرے ثواب میں شریک ہے میں دعا گو ہوں کہ ربِّ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے ہر لمحہ حیات کو مسرت و شادمانی کے نور سے معمور فرمائے۔ آمین

میں امید کرتا ہوں کہ میرے یہی خواہ اس نذرانہ عقیدت کی قبولیت کے لئے دُعا فرمائیں گے، کیونکہ ایک نیک عمل جب قبول ہو جاتا ہے تو دوسرے اچھے کام کی توفیق ملتی ہے۔

اللَّهُمَّ تَبَّنَا عَلَى مَدْحِ النَّبِيِّ الْكَرِيمِ
عَلَيْهِ التَّحِيَّةُ
وَالسَّلَامُ

شہزاد محمد دی

۴۹ - ریلوے روڈ

لاہور

مُصَنَّفَاتِ كِي دِكْر تَالِيْفَات

- ① ذِكْر حَقِيْقِي — (فَضَائِلِ ذِكْرِ قَلْبِي)
- ② اِيْكَ تَارِيْحِي غَلَطِي كَا اَزَالَه — (غَلَطِ كَلْبَةُ مَنَزَارِ كِي تَصْحِيْح)
- ③ مَهْرِ خِرَاسَان — (مَجْمُوعَةُ مَنَاقِبِ (فَارِسِي)
- ④ ثَانِي اَشْنِيْن — (اِنْتِخَابِ مَنَاقِبِ (اُرْدُو)
- ⑤ اِرْبَعِيْن سِيْفِي — (چِهْلِ اِحَادِيْثِ (مَنْظُومِ فَارِسِي)
- ⑥ جَنْدِپَ وَ وَجْدِ — (فَارِسِي - مَسْتَحْجَم)
- ⑦ اَثْبَاتِ الْمِيْلَادِ — (فَضَائِلِ مِيْلَادِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)
- ⑧ دُرُودُوں كِي كَجْرِي — (اِنْتِخَابِ نَعْتِ)

پتہ: ۱۱، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰

49 - ریلوے روڈ، لاہور